مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

کتاب مستطاب مترجمہ فرید الدہر وحید العصر ماہر فنون دینیہ
واقف شیون نقلیہ افضل المحققین اکمل المدققین تاج المشایخین سراج السالکین
فقیہ باکمال ادیب بیمثال اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی قاضی حاجی
سید شاہ محمد عبد القدوس صاحب قادری الحنفی بنگلوری مد ظلہ العالی الموسوم بہ

[illegible]

۱۳۲۲

بجہت خواہش احباب و ارباب دور و قریب و از کمال تمنا و اشتیاق
شائقین و الا تمکین و بکمال صحت و خوبی و درستی و خوشی اسلوبی با نہایت
مضامین دلکش مرغوب و آئین مرغوب بار دوم در ۱۳۲۲ ہجری نبوی
باہتمام سید قادر علی عفی عنہ مالک و مہتمم مطبع

در مطبع ٹیپو سلطان واقع بنگلور کا خانہ سلطانی الاخبار طبع گردید

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار

کتاب مستطاب ترجمۂ وحید الدہر فرید العصر ماہر فنون دینیہ واقف
شیون نقلیہ افضل المحققین اکمل المدققین تاج المشائخین سراج السالکین
فقیہ باکمال ادیب بے مثال اعلحضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی قاضی حاجی
سید شاہ محمد عبدالقدوس صاحب قادری الحنفی بنگلوری مدظلہ العالی الموسوم بہ

بوفور خواہش احباب وارباب دور و قریب واز کمال تمنا و اشتیاق
شائقین و ناظرین والاتمکین بار دوم در ١٣٢٢ھ ایکہزار دوسو بائیس
ہجری نبوی صلعم و بکمال صحت و خوبی و درستی و خوش اسلوبی
بازدیاد مضامین بطرز خوب و آئین مرغوب۔ باہتمام خاکسار سید قادر

در مطبع نبوی کارخانہ سلطان الاخبار بنگلور طبع شد

دیباچۂ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد وصلواۃ کے
مترجم ہذا احقر العباد قاضی حاجی سید شاہ محمد عبد القدوس قادری حنفی بنگلوری
ابن سید شاہ محمد جلال قادری حنفی قدس اللہ سرہٗ کہتا ہی کہ ۱۲۷۸ھ ایکہزار دوسو
ستر پر آٹھہ ہجری مین۔ سر دفتر محدثین۔ قدوۃ المحققین۔ عالم یگانہ۔ فاضل زمانہ۔
جامع معقول ومنقول۔ حاوی فروع واصول۔ مولانا افضل العلما۔ مولوی ابو العلی
محمد ارتضا علی خان صاحب بہادر سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے فارسی رسالہ
تنبیہ الغفول فی اثبات اسلام اباء الرسول لکہا تہا۔ اور اس کا ترجمہ بار اول ۱۲۸۰ھ
ایکہزار دوسو اسی ہجری مین مطبع مظہر العجائب مدراس مین مطبوع ہوگیا ہی۔ پہر شایقین
کی حسب خواہش بار دوم مع ازدیاد عبارت طبع کیا۔ خدا تعالیٰ اور اوس کے حبیب پاک
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم کے فضل سے امید واثق ہی کہ اس ترجمہ کو
پسند ارباب دین واصحاب یقین فرما دے اور اس سعی کو
مشکور ومنصور کرکے باقیات الصالحات مین کرے
اور اس رسالے سے سبکو نفع حاصل ہو

ترویج دین متین سے ان کے سر کو قصر قیصر کے سجود مین رکھا- اور تحیات بے
نہایات اس صدر نشین بارگاہ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ - اور اس
نازنین چار بالش وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کو سزاوار ہی جو ساحل تجرید
سے چار موجہ بحر عناصر مین ظاہر ہو کر سفینۂ اہل بطالت کو گرداب ضلالت سے نکالا -
اور گروہ انبیا سے موخر آکر واماندگان بادیہ حیرانی و رہروان تیہ نادانی کو سر منزل
ہدایت کو پہونچایا- اور صلوات زاکیات اس آل اطہار و اصحاب اخیار پر ہووے
کہ قالب قلوب کو روح اور سرگشتہ طوفان غوایت کو کشتی نوح ہی- اور سماء ہدی کو
نجوم سے مزین کیا اور مہر مَنِ اقْتَدٰی بِهِمُ اهْتَدٰی سے مختوم کیا

جان ای عزیز وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالٰى بِالتَّقْوٰى وَاَيَّدَكَ بِاتِّبَاعِ سُنَنِ الْهُدٰى
یعنے خدا تعالی تجکو پرہیزگاری کی توفیق بخشے اور پیروی مین راہ راست کے مدد کرے
کہ باتفاق اہل اسلام کے یہ بات ثابت ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
رنج و ایذا دینا دنیا و آخرت کی خرابی کا سبب ہے قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا فرمایا
خدا تعالی بیشک وہ لوگ کہ اذیت دیتے ہین خدا اور اس کے رسول کو تو لعنت ہے
خدا کی ان پر دنیا و آخرت مین اور تیار ہی ان کے لئے عذاب بہت خوار کرنے والا
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسباً و نسباً اشرف مخلوقات ہین ان کے
والدین شریفین کو ہمیشہ کے دوزخی اور آتش جہنم مین مدام عذاب پاتے رہنے کی
نسبت کرنے سے کوی اذیت و رنج افزود نہو گی- شیخ محب الدین احمد طبری ذخایر العقبی
مین- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہی کہ جب سُبَیعہ ابی لہب کی بیٹی خدمت
شریف مین رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کے شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے لوگ بیٹی حمالۃ الحطب کی کہتے ہین- اس بات سے میری بڑی حقارت

آنحضرت کو رنج وایذا دینا دنیا وآخرت کی خرابی کا سبب ہے ۵ شکایت بنت ابی لہب

کرتے ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال غصہ ہوے اور فرماتے کیا ہوا
ان لوگ کو جو شکایت وبدی میرے اہل قرابت کی کرکر مجکو اذیت دیتے ہین مجکو رنج
دینا خدا تعالی کو دینا ہی۔ یہان پر جانا چاہئے جب حقارت سُبَیعَہ کی اس جناب سرور
انس وجان کی باعث رنج وایذا ہوی باوجودیکہ بان باپ اس کے یقیناً اہل دوزخ
سے تہے اور عداوت اس جناب سرور انس وجان سے رکہتے تہے اور اس جناب پاک کو
ایذا پہنچاتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید اس پر گواہ ہی۔ پس دوزخ کے مستحق ہونی کی
نسبت کرنا اس سرور عالم کے والدین کی طرف کہ احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ سرور عالم
کے والدین کے بخشے جانے مین وارد ہین۔ کیا کچہ سبب ایذا کا اور کس قدر باعث غضب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا۔ ہر مومن محب پر ظاہر ہی۔ شیخ کمال الدین شمنی
سے نقل ہی کہ ایک شخص قاضی ابوبکر مالکی سے سوال کیا کہ اگر کوی شخص کہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دوزخ مین ہین حکم اس کا کیا ہی۔ فرماے وہ شخص ملعون ہی
بحکم اس آیت کے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ آخر آیت تک۔ جب اس
آیت مین مطلق ایذا سبب رنج ہو تو اس اذیت سے کون سی اذیت زیادہ ہوگی جو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مان باپ کو دوزخی کہے۔ روایت ہی بخاری اور
مسلم سے کہ کوی شخص ابی لہب کو خواب مین دیکہکر اس کا حال پوچہا۔ ابی لہب نے کہا
مین سخت عذاب مین گرفتار ہون۔ لاکن جبکہ میری باندی ثویبہ محمد بن عبد اللہ صلعم
تولد ہونے کی خبر مجہے پہنچائی۔ وہ خوشخبری مین شکر اس ثویبہ کو انگلی کے اشارے سے
آزاد کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودہ پلانے کو حکم کیا۔ اب چوسنے سے اُن انگلی
کے تشنگی میری جاتی ہی اس انگلی پر اثر آتش کا نہین۔ سبحان اللہ جب ابولہب کی کمال
عداوت اس جناب سرور عالم سے رکہتا تہا آزاد کرنے سے ثُویبہ کے عذاب کم ہونے کا
موجب ہوا پہر لوگون کو کیا گمان ہی حق مین آمنہ رضی اللہ عنہا کے کہ وہ م رسالم

آنحضرت کو رنج دینا اور نعوذ باللہ ان کے والدین کو دوزخی بنانا

جواب قاضی ابوبکر مالکی

نقل ابولہب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو مہینے تک ان کے شکم مبارک مین تہے اور بعد وضع حمل کے
مدت تک کتنے سال اقسام کے مہربانیون سے ان کے گود کے گہوارے مین آرام
پائے ۔ اور امام سہیلی بعد نقل کرنے قولان دونون فریقون کے فرمائے کہ حضرت
کے والدین مسلمان نہ تہے کرکے گفتگو کرنا ہمکو سزاوار نہین کیونکہ حدیث مین آیا ہی
لَا تُؤذُوا الاَحیَاءَ بِالاَموَاتِ یعنے رنج مت دو زندون کو مردون کے ذکر بد سے
ہر چند کہ اس باب کے بعضے حدیثون مین محدثین کو کلام ہی اور خالی ضعف سے نہین
لاکن بیان عمل ضعیف پر ہی روا ہی قَالَ فِی الدُّرِّ المُختَارِ فِقہِ الحَنَفِیَّۃِ لَا یُفتیٰ
بِتَکفِیرِ مُسلِمٍ کَانَ فِی کُفرِہٖ خِلَافٌ وَلَو رِوَایَۃً ضَعِیفَۃً انتہیٰ یعنے در مختار جو
فقہ حنفی مذہب کی ہی اس مین مذکور ہی فتوی نہ دیا جاوے تکفیر پر کسی مسلمان کے
جب کہ کفر مین اس کے خلاف ہووے اگرچہ دلیل اسلام کی ضعیف ہو انتہیٰ ۔ پس اسی
سبب سے پرکہنے والے احادیث نبوی کے اور پیروان آثار مصطفوی کے مثل علامۃ المعی
حافظ جلال الدین سیوطی شافعی ۔ اور امام حجۃ الاسلام ابو الحامد محمد الغزالی ۔ اور امام
فخر الدین رازی ۔ اور امام ربانی ابن حجر عسقلانی ۔ اور امام ماوردی صاحب حاوی کبیر ۔
اور قرطبی اور ابن شاہین ۔ اور خطیب بغدادی ۔ اور ابن عساکر ۔ اور صلاح الدین
صفدی ۔ اور شمس الدین دمشقی ۔ اور محب الدین طبری ۔ اور ابن حجر ہیتمی مکی ۔ اور
شیخ الہند عبد الحق دہلوی رح ۔ اپنی کتابون اور رسالون مین ۔ اور ملک العلما مولانا
عبد العلی رح اسماء اصحاب بدر کی شرح مین والدین خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کے
اسلام کو ثابت کرکر انصاف عدل کی دئے ہین ۔ اور قولون کو مخالفین کے بوجہ احسن
رد کئے ہین ۔ جو احادیث کہ دلالت کرتے ہین ان کے اسلام نہونے پر ان کو جوابات
شافی دئے ہین ۔ یہ ہیچمدان غریق بحر عصیان ضعیف تر بندگون سے خدا ے
قوی کے ابن علی محمد ملقب بہ ارتضا جو قاموی عَامَلَہُ اللہُ تَعَالیٰ بِالاِحسَانِ

یعنے اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے۔ **اعتراض اول** یہ ہی۔ مروی ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو دو شخص نبی ملیکہ سے حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کئے یا رسول اللہ ہماری ماں مہمان کی خدمت کرنے والی تہی اور ایام جاہلیت مین وفات کی حال اس کا کیا ہے۔ فرمائے ماں تمہاری انگار مین ہے اس بات کو سنکر دونو غمگین اٹہے۔ پس طلب کئے ان کو اور کہے اُمِّی مَعَ اُمِّکُمَا یعنے میری ماں تمہاری ماں کے ہمراہ ہے۔ **دوسری حدیث** رزین عقیلی کہا عرض کیا مین یا رسول اللہ ماں میری کہاں ہے فرمائے انگار مین ہے۔ پس کہا مین کیا حال ہے تمہاری قرابت کا فرمائے اَمَا تَرضیٰ اَن تَکُونَ اُمُّكَ مَعَ اُمِّی یعنے کیا راضی نہین تو جو ماں تیری ہمراہ ماں میرے ہووے **تیسری حدیث** سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جو کہا ایک شخص حضور مین سید بشر صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کیا باپ میرا کہاں ہے فرمائے انگار مین ہے۔ پس وہ پوچھا تمہارے باپ کا کیا حال ہے کہے حَیْثُ مَرَرْتَ بِقَبْرِ کَافِرٍ فَبَشِّرْہُ بِالنَّارِ یعنے جس جاے گذر تو قبر پہ کافر کے گذر کرے اس کو خبر کر انگارے دوزخ کے **چوتھی حدیث** فرمانا حضرت کا لَیْتَ شِعْرِی مَا فَعَلَ اَبَوَایَ کاش جانتا مین جو کیا گئے ماں اور باپ میرے اور نازل ہونا آیۂ کریمہ شان مین والدین شریفین کے جیسا کہ بیضاوی مین ہے لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ یعنے سوال مت کر حال سے اصحاب دوزخ کے۔۔۔ **پانچوین حدیث** مسلم کی جو ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو میرے باپ کا کیا حال ہے فرمائے انگار مین ہے

اعتراض اول

اعتراض ثانی

اعتراض ثالث

اعتراض چہارم

اعتراض پنجم

جب وہ پہرا پہر اسکو بلوا کر کہے اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ یعنے تحقیق کہ باپ میرا اور باپ تیرا دوزخ مین ہے **چھٹی حدیث** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جو ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر فرمائے جو تو کہان گئی تہی عرض کئے جو ایک گہر کو مین واسطے تعزیت کے گئی تہی فرمائے ہمراہ ان کے گریہ وزاری مین شریک تو ہوی کہے معاذ اللہ ہرگز اس طرح نہ کئی مین بلکہ جاکر میت پر رحمت کئی مین اور اہل مصیبت کو صبر پر حکم کئی مین فرمائے وَلَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَارَاَیْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَرَاهَا جَدُّ اَبِیْكِ یَعْنِیْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ یعنے اگر ہمراہ ان کے گریہ وزاری مین شریک ہوتی تو نہین دیکھتے تو جنت یہان تک کہ دادا تیرے باپ کا اسکو دیکھے یعنے عبد المطلب۔ اور یہ حدیث ناری ہونے پر عبد المطلب کے دلالت رکھتی ہے۔ **جواب** پہچے اعتراض کا یہ ہے جو یہ احادیث نزدیک محدثین کے صحت کو نہ پہنچی ہین اور اکثر راویان اسکے مجہول ہین اور شان نزول آیہ لَا تُسْئَلُ کا جو صاحب بیضاوی بیان کیا ہے دوسرے مفسرین اسکو نہین قبول کئے ہین جیسا کہ خطیب المفسرین ابو سعود افندی الحنفی تفسیر مین اپنے کہتا ہی حَمْلُ عَلٰی نَهْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السُّوَالِ عَنْ حَالِ اَبَوَیْهِ مِمَّا لَا یُسَاعِدُهُ النَّظْمُ الْكَرِیْمُ یعنے گمان کرنا بیضاوی کا اس آیت کو منع ہونے پر سوال سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کے حال سے اس جنس سے ہی کہ نظم قران شریف کا اسپر دلالت نہین کرتا انتہی۔ اور امام رازی بھی اپنی تفسیر کبیر مین

(حاشیہ: حضرت تحقیق)

(حاشیہ: والدین شریفین کا ... صاحب بیضاوی)

اسپر قایل ہنین ۔ اور اگر یہ احادیث صحیح ہون تو اس کا جواب یہہ ہے
کہ حضرت کو فترتی لوگ کا حال معلوم ہونے کے پیش از فرماے ہوگے
اور آیہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے نہین ہین ہم
عذاب کرنے والے جب تک کہ نہ بہیجے رسول کے تئین اور جنت کی
بشارت دینے والے حدیثون سے وہ سب منسوخ ہین قَالَ السُّيُوْطِي
اَلْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ وَرَدَتْ فِيْ اَنَّ اَبَوَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّارِ كُلُّهَا مَنْسُوْخَةٌ بِالْوَحْيِ فِيْ اَنَّ اَهْلَ الْفِتْرَةِ
لَا يُعَذَّبُوْنَ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنَّهَا مَنْسُوْخَةٌ اَيْضًا بِاَحَادِيْثِ
كَوْنِهِمْ فِي الْجَنَّةِ یعنے کہا سیوطی جو احادیث کہ والدین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے انگارین ہین کرکے آئے ہین سو تمام منسوخ
ہین وحی سے قرآن کے جو اہل فترت کو عذاب نہین ۔ اور دوسرے
مقام پر کہا جو احادیث کہ آتش مین رہنے پر دلالت کرتے ہین ۔ جنت مین
رہنے پر دلالت کرتے سو حدیثون سے منسوخ ہین انتہیٰ ۔ اور نظیر اس کی
وہ ہی جو مشرکون کے بچون کے حق مین آیا ہے کسواسطے کہ عایشہ
رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہین جب اول رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا گیا کہ بچے مشرکون کے کیا حال رکہتے ہین ۔ فرمای
اپنے ماںباپ کے ہمراہ انگارین ہین ۔ بعد جس وقت آیۂ کریمہ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کے یعنے نہین اٹہاتا ہی کوئی اٹہانے
والا بوجہ کو دوسرے کے گناہ کے یعنے ہر شخص عذاب اپنے گناہ کا چکیگا ۔
نازل ہوئی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کئے ۔ فرماے
جنت مین ہین ۔ اور بہی یہ اعتراضات کو دوسری جوابات بہی رسالون مین

سیوطی وغیرہ مین مذکور ہین لاکن یہان خوف سے سخن درازہونے
کے اتنے پر بس کیا۔ **ساتوین حدیث** ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کی جوایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر گذر فرماے
اور ایک قبر پر توقف کرکر اس قدر روئے کہ ہم تمام بہی روئے۔ جب
وہان سے حضرت تشریف لائے عمر رضی اللہ عنہ پوچھے کہ سبب رونے
کا کیا تہا۔ فرماے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الْقَبْرَ الَّذِیْ
رَاَیْتُمُوْنِیْ اُنَاجِیْ قَبْرُ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ وَاِنِّیْ اِسْتَاذَنْتُ رَبِّیْ
فِیْ زِیَارَتِهَا فَاَذِنَ لِیْ فَاسْتَاذَنْتُهٗ فِی الْاِسْتِغْفَارِ فَلَمْ یَاْذَنْ
لِیْ فِیْهِ وَنَزَلَ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا
لِلْمُشْرِكِیْنَ فَاَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ الْوَلَدَ لِلْوَالِدَةِ مِنَ الرِّقَّةِ فَذٰلِكَ
الَّذِیْ اَبْكَانِیْ یعنے جو قبر کہ تم دیکہے جو مناجات کیا مین حق مین اس
قبر کے قبر آمنہ بنت وہب کی تہی اور مین حکم چاہا اپنے رب سے زیارت
کو اس کے۔ پس اجازت دیا مجہے بعد ازان اجازت چاہا مین مغفرت
کو اس کے۔ پس مجہے اذن نہ دیا اس باب مین اور نازل ہوی آیۂ کریمہ
مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ الخ یعنے نہین پہنچتا ہے نبی اور مومنین کو جو واسطے
مشرکین کے استغفار کرین۔ پس درد آیا مجہے جیسا کہ لڑکے کو مان کے حال
پر آتا ہے اور یہی بات رولائی مجہکو۔ اور اسی طرح مروی ہے ابی ہریرہ
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے شان مین یہ آیت نازل ہونے
کے۔ **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ امام المحدثین بخاری اپنے
جامع صحیح مین جو وہ جامع بعد از قرآن مجید کے صحیح تر ہے بروایت
مسلسل اثبات کو پہنچائے جو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابی طالب پر عرض ایمان کئے اور وہ اس سے انکار کئے۔ فرمایے جو تیرے واسطے استغفار کروں گا مین جس وقت تک کہ منع وارد ہووے۔ پس یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الخ کی نازل ہوی۔ اور تفسیر مدارک مین بہی اسی طرح مذکور ہے۔ اور بہی یہ حدیث واحدہی معارض نہین ہوسکتی نص قطعی کی جو دلالت کرتی ہے اوپر نہونے عذاب اہل فترت کی جیساکہ تصریح کیا اُس کو سیوطی۔ اور فقط منع کرنا استغفار کا حق مین آمنہ کے دلالت کفر پر نہین کرتا کیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوایل اسلام مین استغفار سے منع کئے گئے تہے حق مین مومن قرضدار کے۔ اور حق مین اس شخص کے جو اس کے ذمہ پر حق بندہ کا ہو۔ پس جایز ہے کہ وہ بہی بسبب ایسے کامون کے برزخ مین محبوس رہے اور جنت مین نہ جاوے لِمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى جیساکہ آیا حدیث مین نفس مومن کا بسبب قرض کے بازر کہا گیا داخل ہونے سے جنت کے جب تک کہ ادا کیا جاوے۔ علاوہ اس پر منع کرنے مین استغفار کے مصلحت زندہ کرنے کی تہی اور جب زندہ ہونا موقوف دوسرے وقت پر ہوا تو بالفعل استغفار سے منع کیا گیا۔

وایضا قال السیوطی رح الصحیح هذ القدر کما صحح الحاکم عن بریدة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم زار قبر امه فی الف مقنع فما رؤی اکثر باکیا من ذلك الیوم ولیس فیه مخالفة اذ قد یکون البکاء بمجرد الرقة التی تحصل عند زیارة الموتی من غیر سبب تعذیب ونحوه انتهی یعنے کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو اتنا صحت کو پہنچا ہے جو حاکم بریدہ رضی اللہ عنہ سے

روایت صحیح کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی
قبر کی زیارت کو ہمراہ ہزار سو آسلاح پوش کے اطراف گھیرے ہوے
اور اتنا بہت روئے کہ کبھی ایسا نہین روئے۔ اس روایت مین کچھ مخالفت
ہمارے مطلوب کی نہین کیونکہ زیارت قبور سے رقت پیدا ہوتی ہے
اس کے سبب سے رونا آتا ہے یہہ کچھ نہین کہ میت معذب ہونے سے
آپ روئے **آٹھوان** یہ ہے کہ زندہ ہونا فایدہ نہین دیتا کیونکہ
جس وقت کہ ایمان یاس یعنے سکرات کے وقت ایمان لانا مقبول نہو تو
بعد دیکھنے دوزخ کے اور دیکھنے عذاب برزخ کے کس طور سے نفع بخشیگا۔
جیسا کہ اکثر آیات قرآنی اسپر صریح دلالت رکھتے ہین اور تاویل نہین ہوتی
جواب اس کا یہ ہے کہ خاص والدین شریفین کے حق مین یہہ
بات جایز ہووے تا بلند مرتبے اور امت مرحومہ مین داخل ہونے کی
بزرگی حاصل ہو جیسا کہ توبہ یونس علیہ السلام کے قوم کا بعد ملنے
عذاب کے مقبول ہوا۔ اور نماز عصر کی حق مین امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کے بعد پلٹنے آفتاب کے غیب سے معجزہ نبویہ سے ثانیا
ہونے سے وقت کے نماز آپ کی حکم مین ادا کے ہو واگر نہ پلٹنے مین آفتاب
کے کچھہ فایدہ نہین کیونکہ قضا تو ہوسکتی تہی لیکن یہہ شرف و بزرگی ظاہر
ہونے کے واسطے تہا کما ذکرہ الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ
وقال حدیث صحیح جیسا کہ ذکر کیا طحاوی آفتاب پلٹنے کی حدیث
کو اور کہا یہہ حدیث شریف صحیح ہے باوجودیکہ اصول فقہ مین ظاہر
ہے کہ نیا ہونا وقت کا لازم قضا کو ہے **نوان** یہی حق مین عرب
کی معنی فترت کی متحقق نہین ہوتی ہے کسواسطے کہ شریعت ابراہیم اور

اعتراض ہشتم

جواب اعتراض ہشتم

زندہ ہونا بعد موت کے بھی اپنا فایدہ دیتا ہے

اعتراض نہم

جواب اعتراض سوم

اسمٰعیل علیہما السلام کی باقی تھی **جواب** یہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اول ڈرانے کو اور ہدایت کو عرب کے مامور ہوے بقولہ تعالیٰ وانذر
عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا عذاب سے اللہ تعالیٰ کے اپنے اہل قرابت
قریبہ کو۔ اور ہونا عرب لوگ اہل فترت سے اور بعثت اس صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس زمانہ مین آیہ قرانی سے ثابت ہے کما قال اللہ تع یا اَهْلَ
الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ
وَقَالَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اَتٰهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ
اِذْ كَانُوْا اَهْلَ فِتْرَةٍ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ ای اہل کتاب البتہ آیا ہے
تمہارے طرف پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے تمہارے واسطے شریعتون کو دین
کے حالت مین منقطع ہونے پیغمبرون کے یعنے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے
سواے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کوی پیغمبر مبعوث نہ ہوا اور
مدت فترت کی ان کے درمیانے پانچسو ساٹ برس تہی واللہ اعلم۔
اور دوسری جاسے فرمایا کہ ڈراوے تو عذاب الہٰی سے ایک گروہ کو
کہ نہین آیا تہا اہنہ پر کوی ڈرانے والا تیرے آگے کہ انہون اہل فترت
سے تہے یعنے مشرکین مکہ انتہی۔ بعد ازان دعوت سے انس وجن کے مامور
ہوا وگرنہ فترت کبہی متحقق نہ ہوگی کس واسطے کہ نوح علیہ السلام تک
شریعت آدم علیہ السلام کی تہی اور ابراہیم علیہ السلام تک شریعت نوح علیہ السلام
کی تہی اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے زمانہ تک شریعت ابراہیم
علیہ السلام کی تہی قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا بَعِيْدٌ جِدًّا لِلْاِتِّفَاقِ عَلٰى اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ
وَمَنْ بَعْدَهٗ لَمْ يُرْسَلُوْا لِلْعَرَبِ وَرِسَالَةُ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْتَهَتْ بِمَوْتِهٖ اِذْ
لَمْ يُعْلَمْ لِغَيْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُوْمُ بَعْثَتِهٖ بَعْدَ الْمَوْتِ کہا ابن حجر مکی نے

اعتراض یقینا دور ہے کسواسطے اتفاق ہی اس پر جو ابراہیم علیہ السلام
اور جو رسولان کہ بعد ان کے ہوے ہین عرب پر مبعوث نہوے۔ اور
رسالت اسمٰعیل علیہ السلام کی تمام ہوگئی ان کی موت سے۔ سواے
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو عام پیغمبری بعد موت انبیا کے
نہین ہوی۔ پس فترت کس طرح متحقق نہ ہوی حق مین عرب کے انتہی

دسوان قول ہمارے امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فقہ اکبر مین یہ ہی
ابوا رسول اللہ ماتا علی الکفر یعنے وفات کئے ماں اور باپ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر کی حالت پر **جواب** یہ ہی اگر یہ عبارت
امام ابو حنیفہ رح کہے کر کے ثابت ہو[1] تو اہل فترت کفر پر مرنے سے دوزخی ہونا
لازم نہین آتا تا نقصان مطلب کا ہووے۔ کس واسطے کہ اختیار کرنے مین
کفر کے بسبب ظہور جہل کے معذور ہین جیسا کہ نص قطعی سے آگے معلوم ہوچکا
اور اسی طرح ہونا بعضے آباے کرام کا نام عبد مناف (بندہ بت کا) کر کے
کچھ نقصان نہین دیتا۔ جب ہمارا مطلب نص قطعی سے ثبوت پایا تو احتیاج
نہ رہی اس بات کی جو بعضے حنفیہ کہے ہین کہ بسبب غلطی کاتبون کے ما نافیہ
عبارت سے امام کے ساقط ہوا یعنے مَامَاتَا عَلَی الْکُفْرِ اصل مین تھا اور بعضے
کہے ہین کہ مناف کا معنی پاک کیا گیا ہی جاہلیت مین اللہ تعالی کے نامون سے تھا

---

[1] کیونکہ طحطاوی کے بیان مین نکاح الکافر کے لکہا ہے وما فی فقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام ویدل علیہ ان النسخ المعتمدۃ منہ لیس فیہا شئی من ذلک قال ابن حجر
المکی فی فتاواہ والموجود فیہا ذلک لابی حنیفۃ ابن یوسف البخاری لا لابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی
یعنے اور وہ جو فقہ اکبر مین ہے کہ والدین شریفین کفر پر مرے امام اعظم پر بہتان ہے۔ اور معتبر
نسخون مین فقہ اکبر کے یہ بات نہین اور یہ بات جو کہا ہے ابو حنیفہ بن یوسف بخاری ہے
ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی نہین ہے۔ ۱۲ منہ۔

بعدہ بت کا نام ہوا۔ اگر کوئی کہے یہ توجیہہ امام کے مذہب سے بن نہین سکتی
کیونکہ مسلم الثبوت مین امام سے روایت کیا لاعذر لاحد فی الجهل بخالقه
لما یری من الدلایل یعنے کوئی شخص آگے پیدا ہونے رسول کے خالق
کو نہ جاننے سے معذور نہین۔ کس واسطے ہزار نشانیان خدا تعالی ہونے
کے دیکھہ کر غافل کیون رہا۔ اور یہی روایت مختار ہے امام فخر الاسلام
اور شیخ ابو المنصور ماتریدی کی اور صدر الشریعت صاحب توضیح کی **جواب**
اس کا یہ ہے کہ عرب خدا تعالی سے خالقیت کے منکر نہین تھے جیسا مشرکان
عرب کے حق مین فرماتا ہے لئن سالتهم من خلق السموات
والارض لیقولن الله یعنے اگر سوال کرے تو ان سے کہ کون شخص
پیدا کیا آسمان و زمین کو تحقیق کہینگے خدا تعالی پیدا کیا ہی۔ اور بھی
اللہ تعالی فرماتا ہے لئن سالتهم من خلقهم لیقولن الله یعنے اور
اگر سوال کرے تو ان سے کہ کون شخص پیدا کیا ان کو البتہ کہینگے خدا تعالی
پیدا کیا ہی۔ اور بتون کو اللہ تعالی کے شریک نہین جانتے تھے بلکہ شفیعان
کہتے تھے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ویعبدون من دون الله ما لا یضرهم
ولا ینفعهم ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله الآیۃ یعنے اور
پرستش کرتے تھے سوائے خدا کے ایسے چیزون کی جو نقصان نہ کرے ان کو
اور نہ فایدہ پہنچاوے ان کو اور کہتے تھے یہ ہماری شفاعت کرنے والے ہین
نزدیک اللہ تعالی کے الآیہ۔ پس شرک عرب کا عبادت مین تھا اور شرکت
خدائی مین نہ تھا۔ اگر ہوتا تو البتہ کلام امام کا اور ان کے تابعدارون کا اوپر
صادق آتا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ بتون کو شفیع کرکے اعتقاد رکھنا قبح عقلی نہین
یعنے اس کی برائی عقل سے معلوم کرنے کی نہین بلکہ پیغمبر سے سننے پر موقوف

اس دقایق واضحۃ البرہان پر واقف نہوا۔ باوجودیکہ قاری موصوف اپنے
ہمزمان پر فایق و برتر تہا وگرنہ اتنی جرأت نہ کرتا وَلَنِعْمَ مَا قَالَ الْفَقِیْہُ
محمد بن المرعشی فی حقہ العجب من علی القاری انہ صنع فی
ھذا الباب رسالۃ وتکلف فیھا واتی باسجاع مملۃ فلعل
البرودۃ اثرت فی راسہ واختل عقلہ یعنے کیا خوش کہا جو
وہ کہا فقیہ محمد مرعشی حق مین اس کے کہ تعجب ہی ملا علی قاری سے کہ
اس نے رسالہ جمع کیا ہی اس باب مین اور تکلف کیا ہی اس مین اور
لایا عبارت قافیہ دار ملال لانے والی پس شاید کہ سردی اسکے سر مین اثر کی
جو عقل اسکی پریشان ہوی فایدہ مترجم — وہ جو ملا علی قاری شرح فقہ اکبر
وغیرہ مین والدین شریف کے عدم اسلام پر زور مارے ہین اور خاص اس
مضمون پر ایک مطول رسالہ مسجع ومقفی لکھے اسکا جواب یہ ہی کہ ان کی تحریر
خاص نزدیک علماء کے اس مسئلہ مین قابل قبول نہین۔ حق یہ ہی کہ اس دعوی
کو پایۂ ثبوت تک نہ پہونچا سکے۔ غرض صحیح یہ ہی کہ ان کو اس مسئلہ مین لغزش
ہوگئی۔ پس بہ سبب اس بی ادبی کے جو جو مضرتین ان کو پہونچین وہ کتب مین
مسطور ہین۔ بدر الاسفر شرح فقہ اکبر مین ہی جسکا ترجمہ یہ ہی لکہا۔ کہ اللہ
جزاے خیر دیوے ان لوگون کو جو والدین آنحضرتؐ کے اسلام پر گئے ہین اور
رد کئے مخالف کا۔ اس مین اشارہ ملا علی قاری کی تردید کا ہی۔ اور علامہ
شیخ الاسلام حنفی محدث شرح صحیح بخاری کے چہٹوین جلد مین فرماتے ہین
بیفائدہ ضایع کیا اوقات نفیسہ کو وہ شخص (مراد اس سے ملا علی قاری ہین)
جو کفر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک رسالہ بنایا اور علو ہمت اس
مقتای خطیر مین خرچ کیا نعوذ باللہ من الزیغ والزلل ومن مکائد النفس

پناہ مانگتے ہین ہم بھی اور لغزش اور مکائد نفس سے تمّ کلامہ - مرآم الکلام مین
مولانا عبدالعزیز صاحب پرہاری تحریر کرتے ہین - کہ جب قاری نے شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین کے والدین کی تکفیر مین رسالہ لکھا اور امام سیوطی کے بعض رسایل کا
رد کئے اور رات کو اس نیت سے سوئے کہ صبح اسے مشتہر کرونگا تو صبح کے اٹھتے ہی سیڑھی
سے پاؤن پھسلا اور ٹانگ ٹوٹ گئی آور اسی شب کو شیخ شہاب الدین ابن حجر
مکی ہیتمی نے خواب مین دیکھا کہ ملا علی قاری کعبہ کی چھت پر چڑھکر گر پڑے
ہین - اس کی تعبیر علامہ نے یون کی کہ قاری کو یہ رنج و تعب بوجہ اہانت
والدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچا - افسوس ہی کہ قاری صاحب
باوجود اس تنبیہ کے باز نہ آئے اور جرأت کرکے اس رسالہ کو علامہ ابن حجر مکی
ہیتمی کے پاس بھیجا - ابن حجر مکی نے اس کے رد مین ایک بڑا لمبا چوڑا رسالہ
لکھا - اور قاری صاحب اسی بیماری مین انتقال کئے - ایسا ہی لکھا ہی یہی علامہ
مذکور نے اپنے رسالہ معجون الجواہر مین (من ارشاد الغبی ملخصاً) اور خلاصۃ الاثر فی
اعیان القرن الحادی عشر مین علامہ محمد بن فضل اللہ لکھتے ہین - کہ ملا علی قاری نے
ایک رسالہ مشتمل بر اساءت والدین آنحضرت لکھا اگر یہ رسالہ نہ لکھا جاتا تو قاری کے
تمام تالیفات و تصنیفات سے دنیا مملو ہو جاتی - اور بعضون نے کہا کہ ملا علی قاری
اس مسئلہ سے آخر عمر مین رجوع کی اور اسلام آباء کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقر ہوئے (من ارشاد الغبی ملخصاً) انتہی - فافہم واستقم ولا
تتبع خطوات الشیطان انہ للانسان عدو مبین پس فہم کر اور مستقیم رہ اور
اطاعت و تابعداری اقدام شیطان کی مت کر جو دشمن ظاہر ہی انسان کا الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الخلق محمد والہ وصحبہ اجمعین

تمّت
۱۳۲۲ھ